

رسائل وسائل

مقرض کا صدقہ کرنا

ایک صاحب کو قرض ادا کرنا ہے لیکن وہ قرض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ صدقہ بھی کرنا چاہتے ہیں۔ کیا اسیں پسلے قرض ادا کرنا چاہیے یا ساتھ ساتھ صدقہ بھی کر سکتے ہیں۔

حقوق العباد کی بروقت اداگی بہت زیادہ ضروری ہے۔ جن لوگوں کے قرض کسی کے ذمہ ہوں، ضروری ہے کہ وہ وحدے کے مطابق ادا کیے جائیں۔ اگر کوئی قرض ایسا ہے کہ اس کی اداگی کا وقت آپنچا ہے اور صدقہ کرنے سے وہ حق متاثر ہوتا ہے تو ایسی صورت میں صدقہ کو موخر کرنا چاہیے۔ لیکن اگر قرض کی میعاد ابھی دور ہے اور غالب گلن ہو کہ صدقہ کرنے سے قرض کی اداگی متاثر نہ ہوگی بلکہ قرض کی اداگی اپنے وقت پر ہو جائے گی تو ایسی صورت میں صدقہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اتنی مقدار میں کہ گھر کے جاری اخراجات میں بھی خلل نہ آئے، ان کے لیے کسی کے سامنے دست سوال دراز شہ کرنا پڑے اور قرض بھی اپنے وقت پر ادا ہو جائے۔ قرآن پاک میں اس کے لیے یہ اصول بیان کیا گیا ہے: **وَلَا تَجْعَلْ بَدْكَ مَفْلُولَةً رَأْنِ عَنْقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدْ مَلُومًا مَحْسُورًا** (بنی اسرائیل ۲۹:۲۷) اپنے ہاتھ کو گردن سے ملا کر جکڑ نہ دو اور اسے پوری طرح کھلا بھیت چھوڑو کہ اس کے بعد ملامت زدہ اور حضرت زدہ ہو کر بینخ جائے۔ اس لیے جس طرح قرض کی وجہ سے آدمی اپنا کھانا پینا اور دیگر اخراجات محدود کرتا ہے تاکہ قرض کی اداگی کے لیے رقم پھالی جاسکے، اسی طرح صدقہ و خیرات کو بھی محدود کرنا چاہیے۔ اس کو بھی اس حد تک روکنا چاہیے کہ قرضوں کی اداگی متاثر نہ ہو۔ (مولانا عبد العالک)

بینی یا بینی کامنکے

میری شادی ایک پڑھے لکھے، ہمارہ دنیا مزاج دکھنے والے فوجی سے ہوگی ہے۔ اتنی کل میں امید ہے ہوں۔
شوہر بھی اس میں اداواتیہ رہتے ہیں، ان کو بینے کاہت کیلئے ہے۔ شاید اس لیے کہ ان کے دیگر بھائیوں کے یہاں بھی کوئی اولاد نہیں ہے۔ وہ بیٹیوں کو بالکل پسند نہیں کرتے۔ ان کو یہ خیال ہے کہ ان کے یہاں بھی شاید بینی ہی ہو جائے اس لیے وہ بھی سب کے سامنے نظر انداز کرتے ہیں، میری بالکل یہ وادہ نہیں کرتے۔ بس ہر وقت کسی کہتے رہتے ہیں کہ بینا ہونا چاہیے۔ انہوں نے اپنی باتوں سے بھی یہ تائید رہا ہے

کہ اگر بھی بھول تو وہ مجھے اور اپنی بھی دونوں کو پھیک دیں گے۔ پہلی آپ مجھے بتائے کیا ایک پڑھے لکھے اور اسلام سے قریب شخص کو یہ باتیں زیر دستی ہیں۔

اولاد کے حوالے سے بہت سے پاکستانی گمراوں میں یہ صورت حال ہے کہ اگر کسی کے ہاں لا کا پیدا ہو جائے تو اس کی والدہ کی قدر میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اگر لا کی پیدا ہو جائے تو مل کی قدر گر جاتی ہے۔ دوران حصل بھی ایک حملہ کو بارہا اس طرح کے خیالات سننے پڑتے ہیں کہ اس کے ہاں لا کی ہوتی تو خاندان کو بہت کم خوشی بلکہ رنج ہو گا اور اگر لا کا ہوا تو ہر فرد خوش ہو جائے گا۔ اس بات پر حرمت اور صدمہ ہوتا ہے کہ اس قسم کے خیالات بعض پڑھے لکھے بلکہ تحریک کے افراد میں بھی پائے جاتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ نے لا کوں کی پیدائش کو ان کے والدین کے لئے نجات کا ذریعہ قرار دیا ہے نہ کہ غم و افسوس کا۔

احادیث میں ہمارے ہاں کے موجودہ ملکی تصور کی شدت سے تردید کی گئی ہے کہ لا کے لاکوں سے افضل ہوتے ہیں۔ لاکوں کی پیدائش کو حقیر جانے پر دعید کی گئی ہے۔ دراصل ہمارے بہت سے معاشرتی تصورات اسلام سے پہلے کے ہندو اور معاشرے اور زراعتی ثقافت پر مبنی ہیں جس میں لا کی کے مقابلہ میں لا کے کو اہانت سمجھا جاتا ہے۔ حقیقت واقعہ اس کے بالکل بر عکس ہے۔ ہمارے دیساتی علاقوں میں جملہ کاشکاری بیانیاتی ذریعہ معاش ہے، خواتین مردوں کے دوش پدوش کام کرتی ہیں اور گوکیت و کینیت کے لحاظ سے ان کی کارکردگی میں کوئی برا فرق نہیں ہوتا، اعزاز و اکرام کا حق وار مروعی کو قرار دیا جاتا ہے۔ ان کمرے شفاقتی معتقدات کو مخدوشے مل کے ساتھ تنقیدی نگاہ سے دیکھنے کی ضرورت ہے اور تحریک افراد کو تو خالعہ تنا قرآن و حدیث کی بیانیات پر اپنا جائزہ لیتا چاہیے کہ کیا وہ اپنے قل و دل غوک جانی رسالت سے آزاد کر سکے ہیں یا وہ بھی ان جعلی تصورات کو سینتے سے لگائے ہوئے ہیں جن کو نبی کریم نے اپنے پاؤں تلے روپا تھا۔

واعی اعتمام صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام جعلی تصورات کے خلاف عملاً جلو فرما کر ہمیں جس مفرغ عمل کی تعلیم دی ہے اس میں یہوی کے ساتھ حسن سلوک، محبت اور احترام بیانیاتی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک شخص کے اچھے اور بُرے ہونے کے لیے جو معیار بیٹھا گیا ہے وہ یہی ہے کہ وہ اپنی یہوی کے ساتھ کتنا اچھا ہے۔ حسن اس بنا پر اپنی یہوی کو کم تر سمجھنا کہ وہ ایک یا زائد بیٹھوں کی مل ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادوں کو رد کرتے ہوئے اپنے نفس کو اپنارہنمہا ہاتا ہے۔

ایک لمحے کے لیے اس مسئلے کے طبی پہلو پر بھی نظر ڈال لیجیئے۔ ہماری طبی معلومات کی حد تک اگر رحم مدور میں تخلیقی مدد کے اعتراض کے نتیجے نہیں (X) کرو موسوم بیانیات ہتا ہے تو لا کی کی ولادت ہوتی ہے اور اگر (Y) کرو موسوم ہتا ہے تو لا کے کی ولادت ہوتی ہے اور اس خلیقی کی ترکیب میں ہونے والی ملک کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اس پر نہ اس کا اختیار ہے نہ شوہر تدارک۔ اگر ذمہ داری ہے تو دونوں کی اور اگر نہیں ہے